Anwar al-Sirah: International Research Journal for the Study of the Prophet Muhammad (PBUH)'s Biography
ISSN: 3006-7766 (online)and 3006-7758 (print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/anwaralsirah/index
Published by: Seerat Chair, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر اور الدرر فی اختصار المغازی والسیر: ایک مختصر تقابلی جائزہ

Uyoon ul Asar Fi Funoon Al Maghazi, Wa Al Shamail Wa Al Siar & Al Durar Fi Ikhtisar Al Maghazi Wa Al Siar: A Short Comparative Analysis

Syed Azizur Rahman
Assistant Professor, IIUI/In charge, Regional Dawa Center, Sindh
Email: syed.azizurrahman@gmail.com

Abdul Qadir*
Lecturer, Govt. Degree Science and Commerce College Landhi Korangi 6, Karachi
Email: a.qadirhashim@gmail.com

Abstract

Al Durar fi Ikhtisar Al Maghazi wa Al Siar is a primary source of Sirah, the Prophetic life. It was written by Ibn Abdul Barr in the fifth century. This book is very important, and has always been under discussions in the scholarly works. However, there has been a new discussion by some recent writers about another scholarly work of Ibn Sayyid Al-Nas by the name of Uyoon ul Asar. It is being argued that the later work is a summary of the former. The current study is aimed at comparing both works and analyze this argument which is raised in the recent discussions. It concludes that this argument is not valid because the later is almost two times more than the former. Yes, it might be said that both books heavily relied on same resources like Sirah of Ibn Ishaq and Kitab al-Maghazi of Al-Waqidi. Moreover, it is also a fact that work of Ibn Abdul Barr was available to Ibn Sayyid Al- Nas.

Keywords: Uyoon ul Asar, Al Durar, Sirah, Ibn Abdul Barr, Ibn Sayyid Al-Nas

تعارف:

ابن عبد البر (م364) اندلس کے معروف عالم اور چوتھی صدی کے اہم سیرت نگار ہیں، جنھوں نے نہایت اختصار کے ساتھ سیرت پر کتاب الدرر کے نام سے تحریر فرمائی ہے، جو ہمیشہ سیرت نگاروں کے ہاں متداول رہی ہے۔

اس کتاب کا زیادہ بڑا اور اہم تعارف اس کے استناد کے بعد اس کا اختصار ہے۔ چناں چہ یہ مکمل کتاب، مرتبِ کتاب دکتور شوقی ضیف کے مقدمے اور فہرست وغیرہ کے صفحات شامل کر کے محض 357 صفحات پر مشتمل ہے، لیکن اس کے باوجود اس کتاب میں، جس کا آغاز بعثت نبوی اور پھر مشرکین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دعوتِ اسلام کے بیان سے ہوتا ہے اور آپ ﷺ کے دنیا سے رخصت ہونے تک کے واقعات اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد کے حالات پر اس کا اختتام ہوتا ہے۔ تمام ہی اہم واقعاتِ سیرت کا اہتمام کے ساتھ احاطہ کیا گیا ہے اور اس میں بعض ایسی تفصیلات بھی موجود ہیں جو عام طور پر طویل کتب میں بھی بیان نہیں ہوتیں۔

لیکن نہ جانے کیوں بعض جدید العہد تذکرہ نویسوں کو یہ غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے کہ ان کے تقریباً تین سو برس بعد آنے والے ایک اور اہم ترین سیرت نگار جناب محمد بن محمد بن سید الناس (م734) نے اپنی کتاب عیون الاثر کو اس کتاب کی تلخیص کے طور پر پیش کیا ہے۔ یہ بات کچھ مدت قبل سماجی رابطوں کی

* Email of corresponding author: a.qadirhashim@gmail.com

ویب سائٹس پر ایک پوسٹ کی صورت میں پر نظر نواز ہوئی تو دونوں کتابوں کی اہمیت کے پیشِ نظر یہ خیال ہوا کہ اس حوالے سے دونوں کتب کا مطالعہ کیا جائے اور نتائج مطالعہ کو چند نکات کی صورت میں پیش کر دیا جائے۔

سابقہ کام کا جائزہ

خاص اس موضوع پر اس سے قبل کوئی کام ہمارے سامنے نہیں، کیوں کہ اس سے قبل یہ سوال ہی نہیں اٹھایا گیا۔ البتہ الگ الگ الدرر اور عیون الاثر پر کام ہمارے سامنے موجود ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔

1۔ مقدمہ الدرر از ڈکتور شوقی ضیف[1]

2۔ مقدمہ مترجم الدرر بہ عنوان جواہرِ سیرت از محمد زبیر شیخ[2]

3۔ ڈاکٹر یاسین مظہر صدیقی۔ مصادرِ سیرتِ نبوی تذکرہ ابن عبد البر[3]

4۔ ڈاکٹر یاسین مظہر صدیقی۔ مصادرِ سیرتِ نبوی تذکرہ ابن سید الناس[4]

اس کے علاوہ ان تمام کتب میں بھی جو عربی، اردو، انگریزی میں سیرت نگاری کے حوالے سے تحریر ہوئی ہیں، ان دونوں کتب کا تذکرہ اور ان دونوں سیرت نگاروں کے حالات موجود ہیں، مگر چوں کہ خاص اس سوال پر ان میں اعتنا نہیں کیا گیا، اس لیے محض ان کتب کی نام شماری طوالت کا باعث ہو گی، اس لیے ان کا ذکر یہاں موزوں معلوم نہیں ہوتا۔

البتہ اصل سوال پر بحث سے قبل دونوں حضراتِ اہلِ علم کا مختصر تعارف یہاں درج کیا جاتا ہے۔

ابن عبد البر

ابن عبد البر کا پورا نام محمد بن عبد البر بن عاصم النمیری اندلسی قرطبی، مالکی ہے۔ آپ چوں کہ قرطبہ میں پیدا ہوئے، اس لیے قرطبی اور اندلسی کہلاتے ہیں، اور امام مالک رحمہ اللہ کے فقہی مسلک سے تعلق رکھنے کی وجہ سے مالکی کہلاتے ہیں۔ آپ کا سنِ ولادت 368ھ ہے، ایک قول 366ھ کا بھی ہے۔[5]

ابن عبد البر نے اپنی زندگی کے ابتدائی ایام قرطبہ میں ہی گزارے، جو اس وقت علم کا بڑا مرکز بن چکا تھا، وہاں اس وقت ہر فن کے جید علما اور ماہرینِ فن موجود تھے، تابعین اور خصوصاً تبع تابعین کی بڑی تعداد وہاں موجود رہی ہے۔ ابن عبد البر اس اعتبار سے بھی مجمع البحرین ثابت ہوئے کہ اصلاً اندلسی ہونے کے ساتھ ان کی زندگی کا تمام اہم حصہ مصر میں بسر ہوا، یہیں پڑھے اور یہیں وہ تا حیات پڑھاتے رہے۔

آپ کے اساتذہ میں درج ذیل اصحاب علم کا نام ملتا ہے۔

ابو عمر احمد بن عبد الملک، ابو الولید فرضی، خلف بن قاسم۔ سعید بن نصر۔ عبد اللہ بن یاسر۔ عبد الوارث بن سفیان۔ سعید محمد بن عبد الرحمن اسد۔ ابو عمر احمد بن محمد۔ احمد بن عبد اللہ الباجی یونس بن عبد اللہ، احمد بن محمد بن عبد اللہ، ابو محمد عبد المحسن۔ ابو زکریا اشعری۔ احمد بن فتح الرسان۔ ابو القاسم السقطی المکی۔ حافظ عبد الغنی سعید، ابو الفتح ابن سخیت۔ احمد بن نصر الداؤدی۔ ابو ذر الہروی۔

اسی طرح آپ کے تلامذہ میں یہ نام شامل ہیں۔

ابو الحسن ظاہر بن المعوز۔ ابو العلی الحسین بن محمد الغسانی۔ ابو محمد عبد الرحمن بن محمد بن عتاب۔ ابو عبد اللہ محمد بن ابی النصر الحمیدی۔ ابن حزم ظاہری۔ ابو داؤد سلیمان بن نجاج ابو الحسن علی بن عبد الرحمن الشاطبی۔ خلف بن عبد اللہ، ازدی ابو محمد عبد اللہ بن حبان بن فرحون الاروشی۔ ابو بحر سفیان بن العاصی۔ ابو الحجاج یوسف بن عبد العزیز۔

آپ کی کتب کی تعداد آپ کے تذکرہ نگاروں نے 33 تک شمار کی ہے، جن میں قرآن، حدیث، سنت، رجال اور سیرت کے موضوعات شامل ہیں۔ ابن عبد البر نے حینِ حیات متعدد نوعیت کی آزمائشوں کا سامنا کیا، جن میں ان کے بیٹے کی وفات بھی شامل ہے۔ 95 برس کی عمر میں انہوں نے 463ھ میں وفات پائی۔[6]

ابن سید الناس

ابن سید الناس کا پورا نام ابو الفتح محمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ بن سید الناس، العمری المصری القاہری الشافعی ہے۔ ابن سید الناس ان کی کنیت ہے، جو ان کے نسب میں گیارہویں پشت کے ایک بزرگ کی طرف منسوب ہے۔ ابن سید الناس 371ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے جہاں ان کی والدہ اس وقت مقیم تھیں، ان کے خاندان کا اصل تعلق اندلس سے تھا۔ قاہرہ میں ہی انہوں نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ 14 برس کی عمر میں تحصیل حدیث کا سلسلہ شروع کر دیا۔

آپ کے اساتذہ میں عبد اللطیف بن عبد المنعم بن علی، معروف بہ نجیب الحرانی، امام عز الدین احمد بن ابراہیم الفاروثی، ابو القاسم الخضری بن ابی الحسین ازدی، ابو الحسن الغرافی، تاج الدین علی بن احمد الاسکندری، شامیہ بنت حافظ ابو علی حسن بن محمد بن البکری، اسماعیل بن ابراہیم المخزومی اور عز الدین ابو القاسم احمد بن محمد یحییٰ شامل ہیں۔

آپ کے تلامذہ کی تعداد بہت طویل ہے۔ آپ نے متعدد کتب تحریر کی ہیں، جن میں 8 کتب کے نام ملتے ہیں جن میں سے تین براہ راست سیرت پر ہیں۔عیون الاثر، نورالعیون، جو اسی کا خلاصہ ہے، اوربشراللبیب بذکری الحبیب۔

ابن سید الناس نے 734ھ میں وفات پائی۔[7]

کیا عیون الاثر، الدرر کا خلاصہ ہے؟

اب ہم اپنے اصل سوال کی جانب آتے ہیں کہ کیا عیون الاثر الدرر کا خلاصہ ہے؟ اس سلسلے میں ترتیب وار چند نکات کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

الف: سب سے اہم بات یہ ہے کہ ابن عبد البر رحمہ اللہ کی اصل کتاب الدرر فی اختصار المغازی والسیر اشاریہ، فہرست اور مقدمے کو ملا کر محض 347 صفحات پر مشتمل ہے۔ جب کہ عیون الاثر کے مجموعی صفحات کی تعداد 967 ہے۔ جلد اول کے 481۔ جلد دوم کے 486۔[8]

سو اصل کتاب سے دگنی سے زیادہ ضخامت رکھنے والی کتاب اس کی تلخیص کیسے ہو سکتی ہے؟

ب: ابن سید الناس نے اپنی کتاب عیون الاثر کے مقدمے میں ان مصادر کا ذکر کیا ہے جن سے انہوں نے زیادہ استفادہ کیا ہے، بل کہ جن پر اپنی کتاب کی بنیاد رکھی ہے، وہ دو حضراتِ اہلِ سیرت ہیں: امام ابن اسحاق اور امام واقدی۔ دل چسپ بات یہ ہے کہ ڈاکٹر شوقی نے بھی الدرر کے مقدمے میں ان ہی دونوں شخصیات کو الدرر کے اہم مصادر کے طور پر ذکر کیا ہے۔ اس بات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصادر کی یک سانیت کی وجہ سے دونوں کتب میں ایک گونہ یک سانیت موجود ہے۔

ج: یہ بات بھی انتہائی اہم ہے کہ الدرر کا نام بھی ہمارے لیے قابل توجہ ہے۔ ابن عبد البر اپنی کتاب کا پورا نام الدرر فی اختصار المغازی والسیر متعین کرتے ہیں۔ جب کہ ابن سید الناس اپنی کتاب کا نام عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل و السیر تجویز کرتے ہیں۔ دیکھا جا سکتا ہے کہ مؤخر الذکر کتاب کے عنوان میں اختصار کا کوئی ذکر موجود نہیں ہے، تو مفصل کتاب کسی مختصر کتاب کا خلاصہ کیسے قرار دی جا سکتی ہے۔

د: ڈاکٹر شوقی کے مقدمے کو ملاحظہ کیا جائے تو انہوں نے بہ مشکل 12 سے 15 ایسے مقامات شمار کروائے ہیں، جہاں ابن سید الناس نے الدرر سے استفادہ کیا ہے۔ چناں چہ ڈاکٹر شوقی ضیف اپنے مقدمے میں ان مقامات کی وضاحت کرتے ہوئے جہاں ان کے خیال میں ابن سید الناس نے الدرر سے استفادہ کیا ہے، لکھتے ہیں:

> "ابن سید الناس کی سیرت میں ابن عبد البر کے اقتباسات غیر معمولی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اقتباسات کتاب کے آغاز اور بعثت نبوی کے ذکر ہی سے ملنے لگتے ہیں۔ بعثت کے سلسلے میں بہت سی احادیث جو ابن عبد البر نے پیش کی ہیں ان میں اور کتاب کی دوسری متفرق روایات میں دونوں کے درمیان مطابقت پائی جاتی ہے۔
>
> آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں پر جو لوگ بے محابا مظالم ڈھا رہے تھے ان کے سلسلے میں ابن عبد البر نے جو حدیث نقل کی ہے اسے ان کے حوالے کے ساتھ ابن سید الناس نے درج کیا ہے۔[9]
>
> اسی طرح آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استہزا کرنے والوں پر جو پیراگراف ابن عبد البر نے لکھا ہے اسے نقل کیا ہے۔[10]
>
> ابن عبد البر آگے ہجرت حبشہ پر ایک باب قائم کرتے ہیں۔ ابن سید الناس عنوان میں ان کی پیروی کرتے ہیں۔[11]
>
> اور باب کے آغاز میں جو حدیث ابن عبد البر نے درج کی ہے وہ اور بہت سا مواد ان ہی سے ابن سید الناس نقل کرتے ہیں۔

اس کے بعد ابن عبد البر نے ایک باب ''في ذكر دخول بني هاشم بن عبد مناف وبنى عبد المطلب بن عبد مناف فى الشعب ومالقوا من سائر قريش في ذلك'' قائم کیا ہے ابن سید الناس نے یہ پورا باب اپنی کتاب عیون الاثر بھی نقل کیا ہے۔[12]
جنوں کے قبولِ اسلام اور اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی احادیث پر الدرر میں ایک فصل ہے، جس کا مکمل مواد سیرت ابن سید الناس میں منتقل ہو گیا ہے۔[13]
ابن عبد البر نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے قبائل عرب کو اسلام کی دعوت اور عقبہ اولی و ثانیہ و ثالثہ پر گفت گو کی ہے۔ ابن سید الناس نے ابن عبد البر کے ساتھ سیرت کی دوسری کتابوں کا مواد بھی شامل کیا ہے۔ پھر حضرت عمر کی ہجرتِ مدینہ پر جو پیراگراف ابنِ عبد البر نے لکھا ہے اسے نقل کرتے ہیں۔[14]
اسی طرح ہجرت سے قبل خود مہاجرین کے درمیان آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مواخات کرائی اس کا تذکرہ اور اس کے بعد مہاجرین وانصار کے درمیان جو مواخات ہوئی، اس کے کچھ پہلو ابن سید الناس نے عیون الاثر میں ابن عبد البر سے نقل کیے ہیں۔[15]
ابن عبد البر جب الدرر میں مغازی کا بیان شروع کرتے ہیں، تو ایک ایک غزوے میں ابن سید الناس ان کے قدم بہ قدم چلتے ہیں، اور واقعات یا اسما اور اعلام میں اکثر ابن عبد البر اور دوسرے سیرت نگاروں کے درمیان موازنہ کرتے ہیں۔ ابن عبد البر کی طرح وہ بھی سریۂ عبد اللہ بن جحش کے بعد رک کر تحویل قبلہ گفت گو کرتے ہیں۔[16]
اسی طرح ہجرت سے قبل مکے میں نماز کعبہ کی جانب رخ کر کے پڑھی جاتی تھی یا بیت المقدس کی جانب، اس بارے میں جو اختلاف ہے اس سے متعلق روایات ابن سید الناس ابن عبد البر کی کتاب التمہید اور کتاب الاستذکار سے نقل کرتے ہیں۔
غزوہ بدر میں جو مسلمان شہید ہوئے اور جو کفار قریش مارے گئے یا قید کیے گئے ان سے متعلق فصلیں بھی ابن عبد البر کے حوالے سے نقل کی ہیں۔[17] غزوہ بدر کے بعد ابن عبد البر نے جو فصل لکھی ہے۔[18] اس کی تلخیص بھی کی ہے۔"[19]

ہم نے شوقی کی یہ عبارت پڑھنے کے بعد الدرر اور عیون الاثر کا موازنہ کرنے کی کوشش کی تو درج ذیل مقامات کی نشان دہی ممکن ہو سکی، جہاں عیون الاثر میں الدرر سے استفادے کا اشارہ ملتا ہے۔ یہ مکمل فہرست کچھ یوں ہے۔ (یاد رہے کہ ہمارے پیش نظر دار ابن کثیر کا نسخہ ہے، اس کے صفحات درج ہیں۔ شوقی کی عبارت میں ان کے پیش نظر نسخے کے صفحات ہیں۔

1۔ ذكر الخبر عن دخول بنى ہاشم وبنى المطلب ابنى عبدمناف فى الشعب، ومالقوامن سائر قريش فى ذالک ، عیون الاثر: ج1، ص 224۔ الدرر: 56۔58۔

2۔ ذكر اسلام الجن ، عیون الاثر: ج1، ص234۔ الدرر: ص64۔

3۔ ذكر العقبه الثانية ، عیون الاثر: ج1، ص263۔ الدرر: ص 71۔

4۔ ذكر العقبه الثانية ، عیون الاثر: ج1، ص265۔ الدرر: ص72۔

5۔ ذكر اسلام سعد بن معاذ و اسيد بن حضير على يدى مصعب بن عمير ، عیون الاثر: ج1، ص2۔ الدر: ص72۔73۔

6۔ ایضاً، عیون الاثر: ج1، ص270۔ الدرر: ص73۔74۔

7۔ ذكر الهجرة الى المدينة ، عیون الاثر: ج1، ص288۔ الدرر: ص82۔

8۔ ذكر المواخاة ، عیون الاثر: ج1، ص322۔ الدرر: ص91۔

9۔ ایضاً، عیون الاثر: ج1، ص324۔ الدرر: ص92۔

10۔ ایضاً، عیون الاثر: ج1، ص325۔ الدرر: ص92۔93۔

11۔ ذكر بعث حمزة وعبيدة بن الحارث فى غزوة الودان ، عیون الاثر: ج1، ص355۔ الدرر: ص100۔

12۔ ایضاً، عیون الاثر: ج1، ص356۔ الدرر: ص100۔

13۔ما قیل من الشعر فی بدر ، عیون الاثر:ج1،ص441۔الدرر:ص139۔

14۔باب: غزوۃ احد ، عیون الاثر:ج2،ص27۔الدرر:ص160۔(حارث بن سوید کو غزوہ احد میں دھوکا دینے کی وجہ سے قتل کرنے والی روایت ہے)

15۔ باب: غزو ۃ احد ، عیون الاثر:ج2،ص31۔الدرر:ص165۔(شہدائے احد کی نماز جنازہ کے بارے میں روایت ہے)

16۔باب: غزو ۃاحد ، عیون الاثر:ج2،ص32۔الدرر:ص76۔(شہدائے احد کو دفن کرنے والی روایت ہے۔)

17۔باب: غزوۃ خیبر ، عیون الاثر:ج2،ص189۔الدرر:ص214۔216۔(خیبر کی زمین کو تقسیم کرنے کے حوالے سے روایت ہے۔)

18۔ذکر القسمة ، عیون الاثر:ج2،ص192۔الدرر:ص214۔

19۔ ذکر من استشھد بخیبر ، عیون الاثر:ج2،ص196۔الدرر:ص219۔

20۔ ذکر امر وادی القریٰ، عیون الاثر:ج2،ص197۔الدرر:ص220۔

21۔باب: فتح مکة ۔روایة:انھا بلدۃ مؤمنة۔ امّن اھلھا علی انفسھم الخ، عیون الاثر:ج2،ص232۔الدرر:ص230۔

22۔ باب: فتح مکة ۔روایة:لااعفی احداً قتل بعد اخذ الدیة ، عیون الاثر:ج2،ص238۔الدرر:ص232۔

ہم نے دونوں کتابوں کا موازنہ کرتے ہوئے ان مقامات کی ایک فہرست تیار کی ہے، جہاں محسوس ہوتا ہے کہ ابن سید الناس نے ابن عبد البر سے استفادہ کیا ہے،اور یہ فہرست محض 20 سے 22 ایسے مقامات مشتمل ہے۔

ھ:ہمارے خیال میں اس جائزے سے یہ بات کم از کم طے ہے کہ ابن سید الناس کے سامنے الدرر موجود تھی،اورانہوں نے اس سے استفادہ کیا ہے۔

و:لیکن اصل قصہ یہ ہے کہ ان دونوں کتب کے مصادر ایک ہیں،اور دونوں حضرات نے اپنی اپنی کتب کی بنیاد دراصل امامینِ سیرت امام محمد بن اسحاق اور امام محمد بن عمرواقدی کی کتب پر رکھی ہے،جو اس زمانے میں عام دست یاب تھیں،اور اہل سیرت کے ہاں متداول بھی۔

ز:اس موضوع کو ایک اور انداز سے بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔یعنی یہ ملاحظہ کیا جائے کہ مضامین کی ترتیب اور مواد کے اعتبار سے ان دونوں کتب یعنی ابن عبدالبر کی الدرر اور ابن سید الناس کی عیون الاثر میں کیا فرق ہے۔

چناں چہ دیکھا جائے تو الدرر اور عیون الاثر کی ترتیب اور موضوعات میں بھی بڑا اور جوہری فرق موجود ہے۔یہ بات بھی ان دونوں کے موازنے سے بہ سہولت معلوم ہوسکتی ہے۔چناں چہ ہم اس سلسلے میں چند مثالیں عرض کرتے ہیں:

1۔الدرر کا آغاز باب من خبر مبعث ﷺ کے عنوان سے ہوتا ہے۔اس کے تحت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان ہوتی ہے کہ سب سے پہلے سورۃ مدثر نازل ہوئی۔[20] جب کہ عیون الاثر کی پہلی سرخی یہ ہے کہ ذکر نسب سیدنا ونبینا رسول اللہ ﷺ۔ پھر اس کے تحت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب سے لے کر عدنان تک نسب بیان کیا گیا ہے۔[21]

2۔الدرر میں دوسرا باب مشرکین مکہ کو دعوت اسلام کا ہے،اور فاصدع بما تومر [22] کے قرآنی حکم کے بعد آپ ﷺ کی دعوتی حکمت عملی اور دعوتی سرگرمیوں کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔واللہ اعلم

اس کے برعکس عیون الاثر میں نسب اطہر کے بعد جناب عبد اللہ کا نکاح، پھر ان کی وفات، رسول اللہ ﷺ کی ولادت، آپ کے اسمائے مبارکہ، رضاعت اور دوران رضاعت شق صدر، وفات حضرت آمنہ، کفالت عبد المطلب، وفات عبد المطلب، کفالت ابو طالب، سفر شام وقصہ ٔراہب، جانور چرانا، حرب فجار، حلف الفضول، دوسرا سفر شام، حضرت خدیجہ سے نکاح، تعمیر کعبہ، جنوں پر آسمان کی بلندی تک موجود رسائی پر قدغن، کاہنوں اور رہبانوں کے ہاں آپ ﷺ کا ذکر، اسلام سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، قصہ تمیم داری اور ایسے مزید کئی واقعات بیان ہوئے ہیں، اور مزید کوئی سو صفحے کے مباحث ذکر کرنے کے بعد ذکر المبعث کا عنوان آتا ہے۔اس میں بھی پہلے یہ بحث ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت کب واجب ہوئی۔ پھر آغاز وحی کا ذکر ہے، پھر فرضیت صلاۃ اور پھر ابتدا میں مسلمان ہونے والوں کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔یوں اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ابتدا میں دونوں کتب کے مضامین میں باہمی کوئی مناسبت موجود نہیں۔ یہ تمام تفصیلات الدرر میں سرے سے مذکور ہی نہیں ہیں۔

3۔الدرر کے اختتامی حصے میں سن نو ہجری میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں وفود عرب کی آمد کا ذکر ہے، اور ان کی وقتاً فوقتاً مدینہ منورہ آمد کی تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔الدرر میں یہ تفصیل ص 253 سے شروع ہو کر 258 پر ختم ہو جاتی ہے، پھر حجۃ الوداع کا بیان شروع ہوتا ہے۔

اس کے برعکس عیون الاثر کی دوسری جلد میں یہ بحث ص 312 سے شروع ہو کر 343 تک جاتی ہے، پھر سلاطین عالم کو دعوتی مکاتب کا بیان شروع ہوتا ہے۔یہ بیان الدرر میں موجود نہیں۔

4۔الدرر میں حجۃ الوداع کا بیان 259 سے 268 تک ہے، جب کہ عیون الاثر میں جلد دوم میں 359 سے 371 تک۔اور عیون الاثر میں پہلی روایت جو کافی طویل ہے اور کئی صفحات پر مشتمل ابن حزم کی سند سے بیان ہوئی ہے۔جب کہ الدرر کی حجۃ الوداع کا بیان ابن اسحاق کی روایت سے شروع ہوتا ہے۔

5۔حجۃ الوداع کے بیان کے بعد الدرر میں وفات النبی ﷺ سے ذکر کا آغاز ہوتا ہے، اور اسی پر کتاب مکمل ہو جاتی ہے۔

جب کہ عیون الاثر میں اس کے بعد آپ ﷺ کے مدینہ منورہ آنے کے بعد کے چند اہم واقعات بیان کر کے آپ کے معجزات، آپ کی اولاد اور دیگر اعزا، نیز خدام، موالی، کاتبین، وغیرہ، آپ کے ضروری استعمال کے سامان، آپ کے حلیہ مبارک اور اخلاق نبوی کا بیان ہے۔پھر آپ ﷺ کے وفات پر کتاب کا اختتام ہوتا ہے۔

یوں اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مضامین کی ترتیب اور مواد کے اعتبار سے بھی دونوں کتب میں کوئی مناسبت محسوس نہیں ہوتی۔

ح: اہم ترین بات یہ ہے کہ ہمیں واضح الفاظ میں دکتور شوقی ضیف کا یہ بیان ان کے مقدمے میں کہیں نہیں مل سکا کہ ابن سید الناس نے اپنی کتاب عیون الاثر الدرر کی تلخیص کے طور پر پیش کی ہے۔(ہمارے پیش نظر عربی متن ہے) یہ مقدمہ اگرچہ الدرر کے متن کے ساتھ عربی میں شائع شدہ موجود ہے، لیکن عرصہ پہلے ڈاکٹر اجمل اصلاحی اس کا ترجمہ ماہ نامہ نقوش کے سیرت نمبر کی جلد اول میں پیش کر چکے ہیں۔[23]

ط: نہایت افسوس کی بات یہ ہے کہ عہد قدیم اور عہد متوسط کے مصادر سیرت کے حوالے سے اردو میں جس قدر بھی مواد موجود ہے وہ قابل اعتماد نہیں۔جس کا سبب بظاہر یا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے لکھنے والے زیادہ تر اردو کتب سے استفادہ کر رہے ہیں، اور اصل مصادر سے استفادے کی روایت ہمارے ہاں نہایت کم زور ہے۔کاش ہمارے اردو میں لکھنے والے حضرات اصل مصادر سے اہتمام کے ساتھ مراجعت کی صلاحیت کے حامل ہوں اور کوئی ایسی صورت ہو سکے کہ ان تمام کتب کا ایک مستند تعارف سامنے آسکے۔

خلاصہ

درج بالا سطور میں اس امر کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے کہ کیا ابن سید الناس رحمہ اللہ کی عیون الاثر ابن عبد البر کی الدرر کا خلاصہ ہے؟ مذکورہ بحث سے علم ہوتا ہے کہ ایسا نہیں ہے، جس کی سب سے اہم وجہ تو یہی ہے کہ عیون الاثر اور الدرر میں ضخامت کے اعتبار سے دگنا فرق ہے، اور اصل کتاب اپنی تلخیص سے نصف ہے پر مشتمل ہے، جو ممکن نہیں۔نیز دونوں کتب کے موضوعات میں بھی بڑا فرق ہے، جس کا تقابل پیش کیا گیا ہے۔اصل صورت حال کچھ یوں محسوس ہوتی ہے کہ دونوں کے مصادر میں خصوصاً سیرت ابن اسحاق اور کتاب المغازی للواقدی مشترک ہیں، نیز ابن سید الناس کے سامنے ابن عبد البر کی کتاب الدرر موجود رہی ہے۔اس لیے یہ دعویٰ کسی صورت درست نہیں ہو سکتا کہ عیون الاثر الدرر کا خلاصہ ہے۔

حوالہ جات وحواشی:

1 ۔ محمد بن عبد البر، الدرر فی اختصار المغازی والسیر، قاہرہ، دار المعارف: ص22

Muhammad Ibn Abdul Barr, Al Durar Fi Ikhtisar Al Maghazi Wa Al Siar, Cario, Dar Al Maraif: p. 22

2 ۔ جواہر سیرت ترجمہ: محمد زبیر شیخ، سیرت چیئر، بہاؤالدین زکریایونیورسٹی، ملتان 2021ء

Jawahir e Sirat, Translated by Muhammad Zubair Shaikh, Sirat Chair, Bahauddin Zakaria University, Multan, 2021

3 ۔ ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی، مصادر سیرت نبوی، دہلی، انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز، 2016، حصہ اول، ص4

Dr. Muhammad Yasin Mazhar Siddiqi, Masadir e Sirat e Nabawi, Delhi, Institute of Objective Studies, 2016, Vol. 1, p.4

4 ۔ ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی۔ مصادر سیرت نبوی۔ دہلی، انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز، 2016 حصہ دوم، ص81

Dr. Muhammad Yasin Mazhar Siddiqi, Masadir e Sirat e Nabawi, Delhi, Institute of Objective Studies, 2016, Vol. 2, p.81

5۔ عمر رضا کحالۃ(م1408ھ) معجم المؤلفین، بیروت، مکتبۃ المثنیٰ، س ن، ج13، ص 315; زرکلی خیر الدین بن محمود(م1396ھ)الأعلام، بیروت، دار لعلم للملایین 1980ء، ج8، ص240

Umar Raza Kahhala (d.1408 A.H), Mujam Al Muallifeen, Beirut, Maktaba Al Muthanna, Vol. 13, p. 315; Zarkali, Khairuddin bin Mahmood (d. 1396 A.H) Al Alaam, Beirut, Dar Al Ilm Lil Malaeen, 1980, Vol. 8, p.240

6۔ حالات کے لیے دیکھیے: مقدمہ ڈاکٹر شوقی ضیف۔ الدرر مقدمہ ترجمہ الدرر از محمد زبیر شیخ بہاؤالدین زکریایونی ورسٹی، ملتان; ڈاکٹر یاسین مظہر صدیقی، مصادر سیرت نبوی، حصہ اول، ص81

See for details: Preface of Dr. Shoqi Zaif, Al Durar, Muqaddama Translation of Al Durar by Muhammad Zubair Shaikh, Bahauddin Zakaria University, Multan; Dr. Yasin Mazhar Siddiqi, Masadir e Sirat, Vol. 1, p.81

7۔ حالات کے لیے دیکھیے مقدمہ عیون الاثر، محقق: دکتور محمد السعید الخطراوی، محی الدین مستو، دار ابن کثیر، دمشق1992ء; ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی۔ مصادر سیرت نبوی، حصہ دوم، ص81

See for details: Preface of Uyoon Al Asar, Edited by Dr. Muhammad Al Saeed Al Khatrawi, Muhiuddin Masto, Dar Ibn e Kathir, Damascus, 1992; Dr. Yasin Mazhar Siddiqi, Masadir e Sirat, Vol. 2, p.81

8۔ محمد بن محمد ابن سید الناس، عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر، بیروت، دار ابن کثیر، 1992

Muhammad bin Muhammad Ibn Sayyid Al Nas, Uyoon al Asar Fi Funoon Al Maghazi Wa Al Shamail Wa Al Siar, Beirut, Dar Ibn Kathir, 1992

9۔ ابن سید الناس۔ عیون الاثر ج1، ص10

Ibn Sayyid Al-Nas, Uyoon al Asar, Vol. 1, p.10

10 ۔ ایضاً، ج1، ص113

Ibid, Vol. 1, p.113

11۔ ایضاً، ج1، ص115

Ibid, Vol. 1, p.115

12 ۔ ایضاً، ج1، ص127

Ibid, Vol. 1, p.127

13 ۔ ایضاً، ج1، ص136

Ibid, Vol. 1, p.136

14 ۔ ایضاً، ج1، ص174

Ibid, Vol. 1, p.174

15 ۔ ایضاً، ج1، ص199

Ibid, Vol. 1, p.199

16 ۔ ایضاً، ج1، ص230

Ibid, Vol. 1, p.230

17 ۔ ایضا، ج1، ص287

Ibid, Vol. 1, p.287

18 ۔ ایضاً: ج1، ص139

Ibid, Vol. 1, p.139

19 ۔ ایضاً، ج1، ص292

Ibid, Vol. 1, p.292

20 ۔ ابن عبد البر، الدرر، ص28

Ibn Abdul Barr, Al Durar, p. 28

21 ۔ ابن سید الناس، عیون الاثر، ج1، ص73

Ibn Sayyid Al-Nas, Uyoon al Asar, Vol. 1, p.73

22 ۔ القرآن، 15:94

Al Quran, 15:94

23 ۔ الدرر کا اردو ترجمہ جواہر سیرت کے نام سے جناب محمد زبیر شیخ کے قلم سے سیرت چیئر بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے شائع ہو چکا ہے، لیکن نامعلوم وجوہ کی بنا پر اس کے شروع میں مقدمے کا ترجمہ شامل نہیں ہے۔

Jawahir e Sirat, Urdu translation of Al Durar by Muhammad Zubair Shaikh has been published from Sirat Chair, Bahauddin Zakaria University, Multan, but for unknown reason it does not contain the translation of the preface.